نزول کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کے مشاغل

تصنیف لطیف

مفسر اعظم پاکستان شیخ الحدیث والقرآن

حضرت علامہ مولانا محمد فیض احمد اویسی رضوی نوراللہ مرقدہ

باہتمام

الحاج محمد احمد قادری اویسی

ادارہ تالیفات اویسیہ

0321-6820890
0300-6830592
محلہ الدین سیرانی روڈ سیرانی مسجد بہاولپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

امابعد! یہ رسالہ جلال الملت والدین امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رسالہ **اعلام الاعلام بحکم عیسیٰ علیہ السلام** کا ترجمہ مع معمولی اضافات از اویسی غفرلہٗ ہے اس کا آغاز کراچی بابُ المدینہ میں اور اختتام کوئٹہ بلوچستان میں ہوا۔ اس کے اکثر مضامین بحالتِ سفر تحریر میں آئے اس کا نام حضرت امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رسالہ کے مطابق **اعلام ارباب العقول بشغل عیسیٰ علیہ السلام بعد النزول** رکھا۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علیٰ حبیبہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابوالصالح

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور۔ پاکستان ...... ۱۳ ربیع الآخر ۱۴۲۳ھ

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر لوگوں نے اعتراض کیا کہ آپ بکثرت احادیث بیان کرتے ہیں، ان میں بھولنے اور غلطی کرنے کا احتمال ہو سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر عیسیٰ علیہ السلام کے نزول تک میں زندہ رہوں اور میں انکے سامنے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیثِ مبارکہ بیان کروں تو وہ میری تصدیق کریں گے۔

فائدہ...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی احادیث کی تصدیق کرنا اس کی دلیل ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جملہ شریعت کا علم ہوگا۔ انہیں کسی امام سے کسی شئے کے بارے میں سوال کی ضرورت نہ ہوگی بلکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کی تصدیق کریں گے اور ان کی صفائی دیں گے کہ انہوں نے جو کچھ بیان کیا ہے صحیح ہے۔ یہ مذکورہ سوال کا آخری جواب ہے۔

سوال...... عیسیٰ علیہ السلام جب نزول فرمائیں گے کیا ان پر نزولِ وحی ہوگا؟

جواب...... ہاں ان پر وحی کا نزول ہوگا۔ مندرجہ ذیل احادیث اس کی دلیل ہیں:۔

☆ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دجّال کا ذکر فرمایا یہاں تک کہ اس کے دَور میں حضرت مسیح ابن مریم علیہما السلام کو اللہ عزّ وجل مبعوث فرمائے گا۔ جامع مسجد اموی کے سفید منارہ شرقی پر اُتریں گے اس حال میں کہ آپ نے دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوں گے تشریف لاتے ہی دجال کے پیچھے چل کر اسے پالیں گے اور اسے قتل کر دیں گے اس کا قتل مقام لد کے شرقی دروازہ پر ہوگا اسی دوران عیسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل ہوگی کہ اے عیسیٰ علیہ السلام! میں نے اپنے ایسے بندے بھیجے ہیں جن کے ساتھ جنگ کرنے کی کسی کو طاقت نہیں فلہٰذا آپ میرے بندوں کو پہاڑ پر لیجایئے پھر اللہ عزّ وجل یاجوج ماجوج بھیجے گا۔

(رواہ مسلم واحمد والترمذی وابوداؤد والنسائی وغیرہ)

فائدہ...... اس حدیث میں صراحت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام پر بعدِ نزول وحی نازل ہوگی۔

سوال...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے نبوت منقطع ہوجائے گی فلہٰذا وحی کے نزول کا تصور کیا؟

جواب...... جو نبی سے نبوت کا زوال جائز جانے کافر ہے۔ اس لئے کہ کسی نبی کی نبوت کبھی منقطع نہیں ہوئی یہاں تک کہ موت کے بعد بھی انقطاع محال ہے۔ یہ کہنا کہ نبوت کا انقطاع کسی نہ کسی وقت ہوسکتا ہے کفر ہے۔ نبی سے نبوت کے منقطع ہونے پر کوئی دلیل نہیں بلکہ ان کی دائمی نبوت کی دلیل ہی اس غلط خیال کے ردّ کیلئے کافی ہے۔

فائدہ...... حضرت امام سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہی لکھا جو ہم نے اوپر بیان کیا۔ اپنی تصنیف میں لکھتے ہیں کہ ہر نبی سے اللہ عزّ وجل نے عہد لیا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مبعوث ہوں تو ان کے زمانہ میں ہر نبی کو ان پر ایمان لانا ہوگا اور غلامی کرنی ہوگی اور ہر نبی کو اپنی اُمت کو وصیت کرنی ہوگی۔ اس میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت واحترام اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلند قدری کی تعظیم وتکریم کی تاکید شدید ہے جیسا کہ یہ امر کسی پر مخفی نہیں اس میں یہ بھی ظاہر ہے کہ اگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انکے زمانہ میں تشریف لائیں تو وہ ان کے بھی رسول ہوں گے اور ان کی امت کے بھی اس معنی پر آپ کی نبوت جمیع مخلوق کیلئے عام ہے حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر تا قیامت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب کے رسول ہیں بلکہ ان سے پہلے جو مخلوق گزری انکے بھی نبی ہیں اور وہ سب آپ کے اُمتی۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **بعثت الی الناس کافۃ** میں تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوں اس میں قیامت تک کسی خاص قسم کے لوگوں کی تخصیص نہیں یہاں تک کہ امام سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی الانبیاء ہیں۔ اب اگر آدم ونوح وابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ علیہم السلام کے زمانہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائیں تو ان تمام انبیاء علیہم السلام اور اگلی اُمتوں پر واجب ہوگا کہ وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائیں اور غلامی اختیار کریں۔ اللہ عزّ وجل نے ان سے وعدہ لیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کریں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کریں اس اعتبار سے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت ونبوت ان سب کیلئے معناً ثابت ہے لیکن یہ اس پر موقوف ہے کہ ان لوگوں کو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ نصیب ہوجائے یعنی اگر انہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ نصیب ہوجائے تو ان پر واجب ہے کہ وہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کریں۔ اس معنی پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں جب تشریف لائینگے تو وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کرینگے لیکن اپنی نبوت سے بھی موصوف ہونگے یہ خیال غلط ہے کہ وہ ایک عام اُمتی ہونگے ہاں وہ ایک امتی ہونگے مگر بایں معنی کہ ان پر رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع واجب ہوگی اور وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت پر قرآن وسنت کی روشنی میں احکام جاری کریں گے۔ ان کے احکان کے اجراء، امرونہی وغیرہ کا تعلق بھی تمام امت کے ساتھ ہوگا اور وہ نبی مکرم اپنی نبوت سے بھی بدستور موصوف ہونگے انکی نبوت میں کسی قسم کی کمی نہ ہوگی یونہی اگر حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انکے زمانہ میں یا موسیٰ وابراہیم ونوح وآدم علیہم السلام کے زمانہ میں مبعوث ہوتے تو وہ انبیاء اپنی نبوت میں بھی بدستور نبی ہوتے اور حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اُمتی بھی، وہ اپنی اُمتوں کیلئے بدستور نبی ورسول ہوتے۔ ثابت ہوا کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان انبیاء ورسل علیہم السلام کے بھی نبی ہیں اور ان کی امتوں کیلئے بھی۔ کیونکہ آپ کی نبوت اعم واشمل واعظم ہے۔

یہ تمام تقریر امام سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہے اس سے واضح ہوا کہ اس میں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ عیسیٰ علیہ السلام نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متبع بھی ہوں گے اور اپنی نبوت سے متصف بھی اور ان کے پاس جبرائیل علیہ السلام اللہ عزّ وجل کے چاہنے پر وحی بھی لائیں گے۔

سوال......جس وحی کا ذکر مسلم شریف میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام پر وحی ہوگی اس وحی سے الہام مراد ہے۔

جواب......یہ تاویل صحیح نہیں اسلیئے کہ اہل اصول کے نزدیک تاویل یہ ہے کہ لفظ کو ظاہر سے دلیل کی بنا پر ہٹایا جائے اگر دلیل نہ ہو تو وہ تاویل لغو ہوگی اور یہاں کوئی دلیل نہیں بلا دلیل تاویل کی گئی ہے فلہٰذا یہ حدیث سے لہو ولعب کرنا ہے اور وہ گمراہی ہے۔

سوال......ہاں دلیل موجود ہے حدیث شریف میں ہے لا وحی بعدی میرے بعد کوئی وحی نہیں۔

جواب......ان الفاظ کے ساتھ یہ حدیث باطل ہے۔

سوال......اس پر صحیح حدیث دلیل ہے۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لا نبی بعدی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

جواب......قائل نے جس مقصد کیلیئے یہ حدیث دلیل بنائی ہے اسے اس کے موقف سے دور کا بھی تعلق نہیں کیونکہ اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو نئی شریعت لا کر اپنی شریعت کو منسوخ کرے۔ اس حدیث کا شارحین حدیث نے یہی مطلب بیان کیا ہے۔

لطیفہ......اس قائل سے پوچھا جائے کیا تم اس حدیث کا مطلب مذکور کے علاوہ کوئی اور لیتے ہو؟ اگر وہ کہے کہ ہاں تو اسے کہا جائیگا اس سے تم پر دو کفر لازم آتے ہیں: (۱) نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کی نفی (۲) عیسیٰ علیہ السلام سے نبوت کی نفی، یہ دونوں امر کفر ہیں۔

تقریر شیخ الاسلام علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ......حضرت امام ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سوال ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائینگے تو کیا وہ کتاب اللہ یعنی قرآن مجید اور سنت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حافظ ہیں یا علماء سے کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاصل کر کے اجتہاد کریں گے' اس بارے میں وضاحت فرمائیں۔

جواب......علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہی جواب دیا جو امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دلائل سے ثابت فرمایا اور الحمدللہ عزّ وجل یہی اہلسنّت بریلوی مسلک کا موقف ہے کہ اس بارے میں صریح مضمون تو وارد نہیں ہوا لیکن عیسیٰ علیہ السلام کے مقام عالی شان کے لائق ہے کہ وہ براہِ راست رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استفادہ کر کے اُمت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں وہی احکام نافذ فرمائینگے جو انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حاصل ہونگے۔ کیونکہ در حقیقت عیسیٰ علیہ السلام حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نائب اور خلیفہ ہوں گے۔ (واللہ ورسولہ الاعلیٰ اعلم)

وحی بذریعہ جبرائیل علیہ السلام

یہ وحی لانے والے حضرت جبرائیل علیہ السلام ہی ہونگے اور یہ قطعی اور بلاتردد ہے کیونکہ وحی لانا جبرائیل علیہ السلام کی عموماً ڈیوٹی ہے۔ کیونکہ وہ اللہ عزوجل اور انبیاء علیہم السلام کے درمیان سفیر ہیں۔ ایسی خصوصی ڈیوٹی کسی اور فرشتے کیلئے نہیں۔ اس کی دلیل حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے جبکہ آپ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ **جبرائیل امین اللہ بینہ وبین الانبیاء علیہم السلام** یعنی جبرائیل علیہ السلام اللہ عزوجل کے اور انبیاء علیہم السلام کے درمیان امین ہیں۔

(رواہ ابونعیم فی دلائل النبوۃ عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

فائدہ...... ابن سابط نے فرمایا کہ اُم الکتاب میں ہر شئے کا ذکر ہے۔ یہاں تک کہ قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے وہ سب کچھ اس میں ہے۔ (رواہ ابن ابی حاتم فی تفسیرہ وابوالشیخ ابن حبان فی کتاب العظمۃ)

جبرائیل علیہ السلام کی ڈیوٹی کی تفصیل

ان جملہ اُمور کی ڈیوٹی تین فرشتوں کے سپرد ہے:۔

1 ...... کتبِ الٰہیہ اور وحی کی ڈیوٹی جبرائیل علیہ السلام کے ذمہ ہے کہ وہ انہیں انبیاء علیہم السلام کے ہاں پہنچائیں اور قوموں کی تباہی و بربادی بھی انکے ذمہ ہے۔ اللہ عزوجل جس قوم کو تباہ و برباد کرنا چاہتا ہے تو جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیتا ہے کہ جا کر انہیں تباہ و برباد کردو نیز جنگوں میں اللہ والوں کی امداد بھی جبرائیل علیہ السلام کے ذمہ ہے۔

میکائیل علیہ السلام کی ڈیوٹی کی تفصیل

ان کے ذِمہ بارش برسانا اور کھیتیاں اُگانا ہے۔

عزرائیل علیہ السلام کی ڈیوٹی کی تفصیل

ان کے ذمہ ارواح قبض کرنا ہے۔ قیامت میں یہ اپنے امور کی ادائیگی کو لوح محفوظ کی لکھائی کے مطابق دیکھیں گے تو برابر پائینگے بال برابر بھی فرق نہ ہوگا۔

احادیثِ مبارکہ

☆ حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کیا جنبی غسل کئے بغیر نیند کرسکتا ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے ہاں پسندیدہ امر یہ ہے کہ وہ غسل نہ سہی، کم از کم وضو ضرور کر کے سوئے کیونکہ خطرہ ہے کہ اس کی موت کے وقت اس کے ہاں جبرائیل علیہ السلام نہ آجائیں۔

فائدہ...... یہ حدیث دلیل ہے اس امر کی کہ جبرائیل علیہ السلام زمین پر آتے ہیں اور مومن کی موت کے وقت بھی اس کے پاس آتے ہیں۔ (طبرانی فی الکبیر)

☆ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دجال کے متعلق تفصیل بتاتے ہوئے فرمایا کہ دجال کا مکہ شہر سے گزر ہوگا تو وہ ایک عظیم شخص کو دیکھ کر پوچھے گا تم کون ہو؟ وہ کہے گا میں میکائیل (علیہ السلام) ہوں اللہ عزوجل نے مجھے بھیجا ہے تاکہ میں دجال کو حرم مکہ میں داخل ہونے سے روکوں۔ پھر وہ مدینہ پاک سے گزرے گا تو وہ ایک عظیم شخصیت کو دیکھے گا تو پوچھے گا آپ کون ہیں؟ فرمائیں گے میں جبرائیل (علیہ السلام) ہوں مجھے اللہ عزوجل نے اس لئے بھیجا ہے تاکہ میں دجال کو مدینہ طیبہ میں داخل ہونے سے منع کروں۔ (رواہ الطبرانی)

☆ تنزل الملائکۃ والروح کی تفسیر میں ضحاک نے فرمایا کہ روح سے یہاں جبرائیل علیہ السلام مراد ہیں۔ کیونکہ وہ لیلۃ القدر میں ملائکہ سمیت زمین پر نازل ہو کر مسلمانوں کو السلام علیکم کہتے ہیں اور یہ ہر سال ہوتا ہے۔

ازالۂ وہم...... بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام جب نزول فرمائیں گے تو ان پر کوئی حقیقی وحی نازل نہ ہوگی اور نہ ہی وحی الہام ہوگی یہ قول بالکل ساقط و مہمل ہے دلائل ملاحظہ ہوں۔

☆ یہ قول حدیث صحیح کے خلاف ہے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے فرمایا اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام پر وحی فرمائے گا کہ اے عیسیٰ علیہ السلام! میں ایسے بندوں کو بھیج رہا ہوں جن کے ساتھ جنگ کرنے کی کوئی طاقت نہیں رکھتا۔ میرے ان بندوں کو جو تیرے ساتھ ہیں پہاڑ کی طرف لے جاؤ۔ (رواہ مسلم وغیرہ ورواہ الحاکم فی المستدرک)

اور فرمایا یہ حدیث علی شرط الشیخین صحیح ہے اور یہ حدیث پہلے بھی گزری ہے۔

فائدہ...... یہ حدیث صریح ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام پر وحی حقیقی ہوگی نہ کہ وحی الہامی۔

☆ ان لوگوں کا خیال اس لئے بھی غلط ہے کہ وحی حقیقی کے نزول پر کوئی مانع شرعی بھی نہیں۔